REGD. No. L. 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

۲ رمضان المبارک ۱۳۷۵ھ

فی پرچہ ۱؍

یوم شنبہ

جلد ۴۵/۱۰ ؛ ۱۴ شہادت ۱۳۳۵ھ ؛ ۱۴ اپریل ۱۹۵۶ء ؛ نمبر ۸۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۳ اپریل۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا۔

"طبیعت اچھی ہے"۔ الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت وسلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

مصر اور اسرائیل ایک دوسرے کے خلاف جارحانہ کارروائیوں سے دستکش رہیں گے

اقوام متحدہ کے سکرٹری جنرل مسٹر ہمرشولڈ کو دونوں حکومتوں کی یقین دہانی

نیویارک ۱۳ اپریل۔ اقوام متحدہ نے اعلان کیا ہے کہ اقوام متحدہ کے سکرٹری جنرل مسٹر ہمرشولڈ کو مصر اور اسرائیل دونوں کی طرف سے یقین دلایا گیا ہے کہ دونوں ایک دوسرے کے خلاف جارحانہ کارروائیوں سے دستکش رہیں گے۔ اس ضمن میں اقوام متحدہ نے کئی ایک مراسلے بھی شائع کئے ہیں۔ جن کا سیکرٹری جنرل اور دونوں حکومتوں کے درمیان تبادلہ ہوا ہے۔ اور جن میں دونوں نے اعلان کیا ہے۔ کہ وہ باہمی سمجھوتے کی دفعہ ۲ کا احترام کریں گے۔ یہ دفعہ ایک دوسرے کے خلاف جارحانہ کارروائی نہ کرنے سے تعلق رکھتی ہے۔ تاہم دونوں نے اس امر کا اعلان کیا ہے۔ کہ دونوں کو اپنا دفاع کرنے کی غرض سے ہر ضروری کارروائی کرنے کا حق ہوگا۔ یہ بھی اطلاع ملی ہے کہ صدر آئزن ہاور نے اسرائیل اور مصر کے وزیراعظم کو مراسلے بھیجے ہیں۔ جن میں دونوں سے کہا گیا ہے۔ کہ وہ موجودہ حالات میں زیادہ اعتدال پسندی سے کام لیں۔

اخبار احمدیہ

محترم نواب محمد عبداللہ خان صاحب کی صحت کے متعلق آج بھی لاہور سے کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ احباب کرام صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

- حضرت مولوی غلام نبی صاحب مصری کو نمونیہ کی تکلیف میں نسبتاً کمی ہے۔ لیکن کمزوری تاحال بہت زیادہ ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس اور مکرم مولوی رحمت علی صاحب میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

ربوہ میں سحری وافطاری کے اوقات

تاریخ		انتہائے سحری	افطاری
یکم	رمضان المبارک	۴ بجکر ۱۹ منٹ	۶ بجکر ۲۹ منٹ
۲	"	۴ " ۱۸ "	۶ " ۲۹ "
۳	"	۴ " [illegible] "	۶ " ۳۰ "
۴	"	۴ " ۱۵ "	۶ " ۳۱ "
۵	"	۴ " ۱۴ "	۶ " ۳۲ "
۶	"	۴ " ۱۲ "	۶ " ۳۳ "
۷	"	۴ " ۱۱ "	۶ " ۳۴ "

بلوچستان میں اُچ کے مقام پر گیس کے ایک اور ذخیرے کی دریافت

یہ ذخیرہ بھی سوئی گیس کے ذخائر کی طرح بہت وسیع ہے

لاہور ۱۳ اپریل۔ مغربی پاکستان کے سابق علاقہ بلوچستان کے مقام اُچ کے قریب گیس کے ایک اور قدرتی ذخیرے کا پتہ چلا ہے۔ یہ ذخیرہ بھی اتنا ہی بڑا ہے جتنا سوئی گیس کا ذخیرہ ہے۔ اس مقام پر جو کنواں کھودا گیا تھا۔ وہ گزشتہ سال ماہ اکتوبر میں مکمل ہو گیا تھا۔ ابتداءً خیال تھا کہ گیس زیادہ مقدار میں موجود نہیں ہے۔ اور اس کا دباؤ بھی کم ہے۔ لیکن لیبارٹری کے معائنہ جات اور بعد کے مزید تجربات سے معلوم ہوا ہے کہ ذخیرہ بہت وسیع ہے۔ اور گیس کا دباؤ بھی بہت کافی ہے۔ اور یہ کہ اس گیس کو بھی سوئی گیس کی طرح بآسانی استعمال میں لایا جا سکے گا۔

پاکستان کا طبی وفد چین جائیگا

کراچی ۱۳ اپریل۔ پاکستان کا ایک طبی وفد آئندہ ماہ ستمبر میں چین جائے گا۔ چین کی میڈیکل ایسوسی ایشن نے پاکستان کو وفد بھیجنے کی دعوت دی ہے۔

۲ کی کابینہ میں تیرہ وزیر ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کابینہ میں پہلی بار ایک خاتون کو بھی شامل کیا گیا ہے۔ ان کو صحت کا محکمہ دیا جائیگا۔

بندرانائکے لنکا کے وزیراعظم بن گئے

کولمبو ۱۳ اپریل۔ مسٹر سالومن بندرانائکے نے کل دوپہر لنکا کے وزیراعظم کی حیثیت سے حلف اٹھایا۔ دفاع اور خارجہ کے محکمے بھی ان کے پاس ہوں گے۔ مسٹر بندرانائکے

رمضان المبارک میں درس القرآن

۱۲ اپریل سے رمضان المبارک شروع ہوگیا ہے۔ نظارت رشد واصلاح کے انتظام کے ماتحت درس القرآن کا انتظام مسجد مبارک ربوہ میں کیا گیا ہے۔ درس کا وقت ۴½ بجے نماز عصر کے بعد سے ۶¼ بجے تک ہوا کرے گا البتہ جمعہ کے دن جمعہ کی نماز کے بعد سے درس شروع ہوا کرے گا۔

درس القرآن کے لئے چھ علماء کی خدمات حاصل کی گئی ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں استفادہ کے لئے درخواست ہے (ناظر رشد واصلاح)

پانچ سالہ منصوبہ کا مسودہ مکمل ہوگیا

کراچی ۱۳ اپریل۔ پاکستان منصوبہ بندی بورڈ نے اعلان کیا ہے۔ کہ ترقی کے پانچسالہ منصوبہ کا مسودہ تیار ہو گیا ہے۔ قومی اقتصادی کونسل عنقریب اس پر غور کرے گی۔ علاوہ ازیں عوام کی رائے معلوم کرنے کے لئے اسے مشتہر بھی کیا جائے گا۔ عوام کی طرف سے آراء موصول ہونے کے بعد اقتصادی کونسل اس پر دوبارہ غور کرے گی۔

ضروری تصحیح

مورخہ ۱۳ اپریل کے الفضل میں صفحہ ۲ کالم ۲ میں غلطی سے "ایک مشہور قصائی کا واقعہ" کے الفاظ لکھے گئے ہیں۔ اصل الفاظ یہ ہیں۔ "ایک مشہور قصائی کا واقعہ ہے"۔ احباب تصحیح فرمالیں۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر۔ بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۴ر اپریل ۱۹۵۶ء

تبلیغ اسلام کون کرے؟

الفضل کی اس اشاعت میں ہم دوسری جگہ ایک دردناک مضمون مولانا ابواحمد عبداللہ صاحب مہتمم دارالعلوم نعمانیہ گوجرانوالہ کا جو ہفت روزہ الجماعت کراچی کی اشاعت ۳۱ر مارچ میں شائع ہوا۔ بعینہٖ نقل کر رہے ہیں۔ اس مضمون میں صاحب مضمون نے جس جوش، درد اور جذبۂ اندوہ سے مسلمانوں کی تبلیغ و اشاعت اسلام کی طرف سے غفلت پر نوحہ خوانی کی ہے۔ وہ بذات خود نہایت قابل قدر اور لائق توجہ ہے۔

حقیقت یہی ہے۔ کہ آج مسلمانوں پر جو چاروں طرف نکبت اور زوال کی فضا مسلط ہو رہی ہے۔ اس کی بنیادی وجہ یہی ہے۔ کہ مسلمانوں نے تبلیغ و اشاعت اسلام کا فریضہ ادا کرنا چھوڑ دیا ہے۔ جب تک ان میں ایسے لوگ پیدا ہوتے رہے۔ جنہوں نے اپنی زندگیاں اس کام کے لئے وقف کر دیں۔ اس وقت تک اسلام بھی ترقی کرتا رہا۔ اور مسلمانوں کی معاشرتی اور تمدنی حالت بھی روبہ ترقی رہی۔ لیکن آج جیسا کہ صاحب مضمون نے نہایت دردمندی کے ساتھ بیان کیا ہے۔ اس فریضہ کو ترک کر کے چاہ مذلت میں گرے ہوئے ہیں۔ نہ ان کا کوئی کیریکٹر رہا ہے۔ اور نہ کوئی وقار بلکہ باوجود تعداد میں انبوہ کثیر ہونے کے دنیا میں ان کا مقام اس گھاس پھوس کی طرح ہے۔ کہ جس کو ہوا کے جھونکے جہاں اور جس طرف چاہیں اڑاتے پھریں۔ کتنے دردانگیز الفاظ میں آپ فرماتے ہیں:۔

"آہ! آج یہ کہنا ایک رسم ہے۔ کہ اسلام ایک تبلیغی مذہب ہے۔ یہ ایک فیشن ہے۔ کہ اشاعت اسلام ہونی چاہیئے لیکن اشاعت اسلام کون کرے۔ کون اس ذمہ داری کا بوجھ اٹھائے"۔ (الجماعت ۳۱ر مارچ ۱۹۵۶ء)

اس کے آگے آپ لکھتے ہیں:۔

"نیشنلزم کی لعنت نے مسلمانوں پر ایک اور بھی راہ کھول دی ہے۔ کہ زبان سے زیادہ اسلام کا نام لو۔ اور زیادہ سے زیادہ اسلام سے بغاوت کرو۔ اسلام کا نام بھی بطور فیشن اور اشاعت کا ولولہ بھی بطور دکھاوا۔ سیاست کا یہ انہماک کہ لندن اور نیویارک میں پراپیگنڈا کے آفس کھل گئے۔ اور اسلام کے ساتھ یہ سلوک کہ اس کے نام سے مسلمانوں کو شرم آنے لگی۔ ان اعراض کا نتیجہ ظاہر ہے۔ کہ جس کتاب الٰہی نے انہیں اوج کمال پر پہنچایا تھا۔ اسی کتاب نے انہیں قعر مذلت میں گرا دیا۔" (الجماعت کراچی ۳۱ر مارچ ۱۹۵۶ء)

یہ الفاظ کتنے عبرتناک ہیں۔ اگر صاحب مضمون خود اپنے الفاظ پر غور کریں۔ اور "الجماعت" کے مدیر محترم بھی سوچ اور فکر کو کام میں لائیں۔ تو انہی الفاظ میں وہ بجلیاں پیدا ہو سکتی ہیں۔ جو ان کے رگ و پے میں سما کر انہیں جادۂ عمل پر گامزن کر سکتی ہیں۔ لیکن اس سے آگے ذرا ان الفاظ پر بھی غور کیجیئے۔ صاحب مضمون فرماتے ہیں:۔

"افسوس کہ اسلامی ممالک میں عیسائی مشنریوں کے لئے دروازے کھلے ہوئے ہیں۔ اور ان کی مشنری سوسائٹیاں ان ممالک کے مرتد کرنے میں معروف و مشغول ہیں۔ یہ سزا اس جرم کی ہے۔ کہ کسی اسلامی حکومت نے اشاعت اسلام کا نظام قائم نہ کیا۔ اور پادریوں کو اجازت دے دی۔ کہ وہ کھلے بندوں کعبہ کے مقابل کلب کھڑی کر دیں۔ اور ہلال کو صلیب سے چھپانے کی کوشش عمل میں لائیں"۔ (الجماعت کراچی ۳۱ر مارچ ۱۹۵۶ء)

یہی وہ مرض ہے۔ جس میں ہمارے یہ اشاعت تبلیغ کے فدائی ایک مدت سے گرفتار چلے آئے ہیں۔ وہ آپ کچھ نہیں کرنا چاہتے۔ مگر چاہتے ہیں۔ کہ حکومت ان کے لئے سب کچھ کرے۔ کاش وہ عیسائی مشنریوں اور عیسائی سوسائٹیوں کے عملی ہیجان سے ہی کچھ سبق سیکھنے کی کوشش کرتے۔ پاکستان کو جانے دیجیے۔ یہ تو ابھی نوزائیدہ اسلامی ملک ہے۔ کیا ہم پوچھ سکتے ہیں۔ کہ کیا افغانستان۔ ایران۔ عراق عرب۔ شام۔ مصر وغیرہ اسلامی ممالک جو شروع ہی سے آزاد چلے آئے ہیں۔ کیا ان ممالک کی حکومتوں نے مسلمان اہل علم حضرات کے لئے تبلیغ و اشاعت کے راستے بند کر دیئے ہوئے ہیں۔ کیا ان ممالک کی حکومتوں نے ان پر پابندیاں لگائی ہوئی ہیں۔ کہ تم کوئی اشاعتِ اسلام کی سوسائٹی نہ بناؤ۔ جو کوئی مسلمان تبلیغ کا نام بھی لے گا۔ تو اس کا سر اڑا دیا جائے گا۔

آخر سوچنے کا مقام ہے۔ کہ عیسائی سوسائٹیاں جو دنیا بھر میں اپنے دین کی اشاعت کر رہی ہیں۔ اور عیسائی پادری جو نہایت ناموافق حالات میں بھی اپنا کام کئے جاتے ہیں۔ کیا وہ ایسا محض عیسائی ملکوں کی حکومتوں کی امداد سے کر رہے ہیں۔ کیا خود ان لوگوں کی ذاتی قربانیوں اور انفرادی جوشِ انہماک کا اس سے کوئی تعلق و واسطہ نہیں ہے؟ کہنے کو تو علامہ اقبال مرحوم نے بھی کہا ہے کہ

دیں اذانیں کبھی یورپ کے کلیساؤں میں
اور کبھی افریقہ کے تپتے ہوئے صحراؤں میں

ذرا سوچیئے تو سہی کہ وہ لوگ جنہوں نے یورپ کے کلیساؤں میں اذانیں دیں۔ اور کبھی افریقہ کے تپتے ہوئے صحراؤں میں۔ کیا ان لوگوں۔ ہاں ان ربانی لوگوں نے اسلامی حکومتوں کے بل بوتے پر یہ سب کارنامے نمایاں کئے ر تھے۔

سوال یہ ہے کہ جہاں تک اشاعت اسلام کا تعلق ہے۔ کیا ہندوستان کو محمود غزنوی محمد غوری اور دیگر مسلمان بادشاہوں نے اپنی شمشیر خارا شگاف سے فتح کیا تھا۔ یا ان بے نوا درویشوں نے فتح کیا ہے۔ جن کے مزار آج بھی ان کے عظیم الشان کارناموں کی زندہ شہادت دینے کے لئے زبانِ حال سے پکار رہے ہیں۔ جہاں تک دین اسلام کا تعلق ہے۔ ہندوستان کو کس نے فتح کیا ہے۔ کیا حضرت معین الدین چشتی علیہ الرحمۃ حضرت علی ہجویری علیہ الرحمۃ اور ان جیسے دوسرے ہزاروں درویشوں نے فتح نہیں کیا؟ کیا اب یہاں محمود غزنوی اور محمد غوری کے جھنڈے لہرا رہے ہیں۔ یا ان درویشوں کے۔

یہ تو پرانی باتیں ہیں۔ آیئے اس عہد میں آیئے۔ جب ہندوستان پر انگریزوں کا تسلط ہو چکا ہے۔ مغل سلطنت مٹ چکی ہے۔ اس کا نام و نشان بھی نہیں رہا۔ پادریوں نے قریہ قریہ دیہہ دیہہ میں اپنے جھنڈے گاڑ دیئے ہیں۔ اب اپنے مشرب جماعت اسلامی کے ایک تجربہ کار صحافی اور ادیب کی زبان سے سن لیجئے۔ سہ روزہ "ایشیا" لاہور اپنے ایک مقالہ میں رقمطراز ہے:۔

"قادیانیت کے فروغ و قیام کے اسباب علمی استدلالی اور کلامی سے زیادہ عملی اور سیاسی ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے جب ۱۸۸۷ء میں الہام و مہدویت کا دعویٰ کیا۔ تو ہندوستان میں انگریزوں کے مکمل استیلاء کو صرف ۳۰ برس ہوئے تھے۔ ۱۸۳۱ء میں ایک تحریک اقامت دین بالاکوٹ کے جلوہ گاہ شہادت میں بظاہر ناکام ہو چکی تھی۔ اور ۱۸۵۷ء میں ہندوستان کے مسلمانوں کے اقتدار کی وہ ٹمٹماتی ہوئی آخری شمع بھی بجھ چکی تھی۔ جو بہرحال مسلمانوں کے مایوس اور تاریک دلوں میں ایک امید کی کرن روشن رکھتی تھی۔ دوسری طرف انگریزی اقتدار کے جلو میں مکار پادری جدید علم کلام کے حربوں سے اسلام کی حقانیتوں پر حملہ آور تھے۔ اور مسلمانوں کو بتاتے تھے۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں پر زندہ ہیں۔ اور حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فوت ہو چکے ہیں۔ اس لئے عیسائیوں کو دنیا میں عروج اور غلبہ حاصل ہے۔ اور مسلمانوں کی قسمت میں نامرادی و ناکامی۔ اس کے ساتھ ہی وہ منطق و فلسفہ اور سائنس کے مسلمات کی رو سے اسلامی تعلیمات کو خلاف عقل ثابت کر رہے تھے۔ اور چونکہ حکومت بھی ان کی پشت پر تھی۔ اس لئے ان کا استدلال عوام کو متاثر اور مرعوب کر رہا تھا۔ دوسری طرف سوامی دیانند نے ہندوؤں کے زوال کو روکنے اور ان کو مغربی تہذیب و تمدن اور علم و دانش کی مرعوبیت اور ہندو دھرم کی کمزوریوں سے نجات دلانے کے لئے بالکل عقلی اصولوں کے مطابق ویدک دھرم کی تعبیر پیش کرنا شروع کر دیا تھا۔ اور چونکہ لڑائی کے ذریعہ وہ ہندو دھرم اور دوسرے مذاہب کی تردید بھی کر رہے تھے۔ اس کے لئے انہوں نے اپنے علم کی کمی کو طنز و استہزاء کے ذریعے پورا کیا۔........

بالکل یہی کیفیت مرزا غلام احمد قادیانی کے معاملے میں پیش آئی۔ جب وہ اسلام کی حمایت کا علم لے کر اٹھے اور انہوں نے اپنے مخصوص علم کلام سے غیر مسلموں کا مقابلہ کرنا شروع کیا۔ تو مسلمانوں نے ان کو بھی ہاتھوں ہاتھ لیا۔ خصوصاً وہ جدید طبقہ جو مغربی علوم سے مرعوب ہو کر عیسائیت کی طرف راغب ہو رہا تھا۔ اور جسے سرسید کا علم کلام بھی بوجوہ مطمئن نہیں کر سکا تھا۔ اس نے جب یہ دیکھا۔ کہ سرسید کی طرح اسلامی مسلمات کا کھلم کھلا انکار کرنے کی بجائے مرزا غلام احمد قادیانی قرآن ہی سے ان کے انکار کا مواد پیش کر رہے ہیں۔ تو وہ ان کی طرف متوجہ ہو گیا۔ چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی کے زیادہ نمایاں ساتھیوں میں سے اکثر ایسے تھے۔ کہ اگر وہ قادیان نہ جاتے۔ تو عیسائی ہو جاتے۔ مولوی محمد علی ایم اے اور خواجہ کمال الدین اسی قسم کے لوگوں میں تھے۔"

(سہ روزہ ایشیا لاہور مورخہ ۹ر مارچ ۱۹۵۶ء)

دوسرے اہل علم حضرات تلوار کے زمزمے گاتے رہے۔ مگر کام کرنے والے کام کرتے رہے۔ آج یہ عالم ہے۔ کہ کوئی عیسائی ملک نہیں۔ جہاں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے غلام توحید باری تعالےٰ اور خاتم النبیین سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خاتم النبیینی کا جھنڈا بلند نہیں کر رہے۔ یورپ۔ ایشیا۔ افریقہ اور امریکہ کے کلیساؤں۔ برف زاروں اور تپتے ہوئے صحراؤں میں آج کون اذانیں دے رہا ہے۔ اور آپ؟ آپ کیا کر رہے ہیں۔ مسلمانوں کو صالح اور غیر صالح۔ اسلام پسند اور غیر اسلام پسند ۴ دو فرقوں میں تقسیم کر رہے ہیں۔ پھر مولانا ابواحمد عبداللہ صاحب کے ہی الفاظ میں اشاعت اسلام کون کرے؟

جلسہ سالانہ ۱۹۵۵ء کے مبارک اجتماع میں

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا احباب جماعت سے

ایمان افروز خطاب

ایک عجیب روحانی نکتہ

ہماری نجات کا یہی ذریعہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے عیوب اور کمزوریوں کو بھلا دے

فرمودہ ۲۷ دسمبر ۱۹۵۵ء بمقام ربوہ

قسط دوم

یہ تقریر صیغہ زود نویس اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اسے ملاحظہ نہیں فرما سکے۔ خاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل انچارج صیغہ زود نویس

فرمایا:-

آج جس وقت ایک نوجوان قرآن کریم کی تلاوت کر رہا تھا اور اس نے یہ آیت پڑھی کہ ان اللہ خبیر بما تعملون کہ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس کے ذرہ ذرہ کا واقف ہے۔ تو میرے دل نے کہا کہ نیکبخت۔ یہ آیت ثابت کرتی ہے کہ اللہ کامل ہے پر اگر اللہ خبیر بما تعملون ہے تو ہمارا بیڑہ غرق ہو گیا۔ ہم سے تو ہزاروں کوتاہیاں ہوتی ہیں۔ اگر اللہ کو

ذرے ذرے کا علم ہے

تو پھر ہم تو گئے۔ قرآن شریف بھی دوسری جگہ فرماتا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ لوگوں پر ان کے اعمال کی وجہ سے گرفت کرنے لگے تو دنیا پر کوئی جاندار باقی نہ رہے۔ پس میرا دل کانپ گیا اور میں نے کہا الٰہی خبیر ہونا تو تیری صفت ہے۔ اگر تو خبیر نہ ہوتا۔ تو تو ناقص ہوتا۔ ہم یہ تو نہیں کہہ سکتے کہ خدایا تو خبیر نہ ہو۔ پس تیرا خبیر ہونا تو ضروری ہے لیکن اگر تو خبیر ہے تو تیرے بندوں کا بیڑہ غرق ہو گیا۔ کیونکہ ان میں تو کمزوریاں ہیں۔ تو نے کوئی بات چھوڑنی نہیں۔ ساری کی ساری تجھے پتہ لگ جاتی ہیں۔ اگر ان کے دل میں کوئی بُرا خیال آگیا۔ کوئی عمل بُرا ہو گیا۔ کوئی زبان سے بری بات نکل گئی۔ تو وہ بیچارے تو مارے گئے۔ تو نے تو قرآن میں کہا ہے کہ میں نے ہر چیز کا علاج رکھا ہے۔ تو کیا اس کا بھی کوئی علاج ہے۔ تیری کوئی ایسی بھی صفت ہونی چاہیئے جو تیری صفت خبیر پر بھی پردہ ڈال دے۔ ورنہ تیرے بندوں کی خیر نہیں۔ اس پر معاً حالانکہ میں بیمار ہوں مگر موقع پر اللہ تعالیٰ مجھے اب بھی آیتیں سمجھا دیتا ہے) مجھے ایک آیت یاد آگئی جو ہے تو اور مطلب کے لئے قرآن میں استعمال ہوئی۔ لیکن یہاں بھی وہ استعمال ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ میرے بعض بندوں نے مجھے بھلا دیا سو میں نے بھی ان کو بھلا دیا۔ میں نے کہا خدا کی ایک صفت یہ بھی ہے کہ اس میں قدرت ہے کہ وہ جو چیز چاہے بھلا دے۔ اس پر لوگ اعتراض کیا کرتے تھے خصوصاً عیسائی اور ہندو اعتراض کرتے تھے کہ یہ اچھا خدا ہے کہ بھولنا بھی اس کی صفت ہے۔ میں نے سمجھا کہ بھولنے سے زیادہ اچھی صفت اور کونسی ہوگی۔ ہماری بد اعمالیاں اگر اس میں بھولنے کی طاقت ہے تو ہم بچ گئے اور اگر اس میں بھولنے کی صفت نہیں ہے تو پھر ہم مارے گئے خبیر تو وہ ہے مگر اس میں یہ بھی طاقت ہے کہ اپنی خبیر ہستی پر پردہ ڈال دے جس طرح انسان کپڑے پہن کے اپنے جسم کو ڈھانپ لیتا ہے۔ تو اس وقت جسم تو اس کا کامل ہوتا ہے۔ لیکن کپڑے پہن کے اسکو ڈھانک لیتا ہے۔ پس ان اللہ خبیر بما تعملون سے میرا دل لوٹ گیا کہ یا اللہ تیرے اتنے بندے بیٹھے ہیں جو

تیرے دین کی خاطر

یہاں آئے ہیں۔ ان غریبوں کا اگر قیامت کے دن تو نے اپنے خبیر ہونے کے لحاظ سے حساب لینا شروع کیا تو یہ تو سارے مارے گئے نہ روزے ان کے کام آئیں گے نہ زکوتیں کام آئیں گی نہ حج کام آئیں گے نہ اور کوئی چیز کام آئے گی کیونکہ ان کے ساتھ کمزوری لگی ہوئی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ شیطان اس طرح انسان کے ساتھ ہے جس طرح کہ اس کے جسم میں خون چلتا ہے تو یہ بیچارے غریب تو مارے گئے تیرے ساتھ محبت بھی کرتے ہیں۔ پیار بھی کرتے ہیں۔ تیرے دین سے بھی محبت کرتے ہیں تیرے رسول سے بھی محبت کرتے ہیں۔ تیری کتاب سے بھی محبت کرتے ہیں۔ پر آخر تو نے ان کو کمزور بندہ پیدا کیا ہے۔ وہ بیچارے اپنی کمزوریاں کہاں لے جائیں۔ ان کمزوریوں کے ساتھ تو ان کا بیڑا غرق ہو جائے گا۔ کیونکہ تو خبیر ہے۔ تو جھٹ مجھے اللہ تعالیٰ نے سمجھایا کہ قرآن کریم میں یہ بھی تو آتا ہے کہ نسیھم (توبہ ع) خدا ان کو بھول گیا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا میں یہ بھی طاقت ہے کہ وہ اپنی علم والی طاقتوں پر بھی پردہ ڈال دے اور کہے چلو ہم نے اسکی بات کو بھلا دیا۔ ایک حدیث میں آتا ہے گو خدا کی طرف سے نہیں آتا بندے کی طرف سے آتا ہے پر اس کا ہے اسی مضمون کے ساتھ تعلق) کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایک بندے کے متعلق اس کی کسی نیکی

کی وجہ سے

فیصلہ کرے گا کہ اسکو بخشنا ہے۔ لیکن اس کے اعمال ایسے ہوں گے کہ وہ دوزخ میں جاتا۔ اللہ تعالیٰ اسکو بلائے گا۔ اور کہیگا اے میرے بندے تو نے فلاں جگہ پر یہ بدی کی تھی انکار کرنے کی تو گنجائش نہیں ہوگی۔ کہیگا حضور یہ ٹھیک ہے میں نے کی تھی۔ فرمائے گا جا اس بدی کے بدلہ میں میں نے تیرے لئے دو نیکیاں لکھدیں وہ کہے گا الحمد للہ تیری یہی شان ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ ایک اور گن گنائے گا اور فرمائے گا۔ تو نے یہ بھی بدی کی تھی۔ کہے گا ہاں حضور کی تھی۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ چل اس بدی کے بدلہ میں بھی میں نے تیرے لئے پانچ نیکیاں لکھدیں۔ پھر ایک اور بدی گنائے گا۔ اور کہے گا چلو اس کے بدلہ میں میں نے تیرے لئے دس نیکیاں لکھدیں۔ اسی طرح گنتا چلا جائیگا جب کئی دفعہ گنا چکے گا اور بات ختم کریگا تو بندہ دلیر ہو جائے گا اور آگے بڑھ کر کہیگا۔ حضور آپ تو بھولتے نہیں کرتے میری تو بہت سی بدیاں باقی ہیں۔ اور میرے تو اس سے

بہت بڑے بڑے گناہ

باقی ہیں۔ ان چھوٹی چھوٹی بدیوں کے بدلہ میں آپ نے پانچ پانچ دس دس نیکیاں دی ہیں تو اس طرح تو میری ہزاروں نیکیاں ابھی باقی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ میرا بندہ میرے عفو کو دیکھ کر کتنا دلیر ہو گیا ہے اب آپ ہی اپنے گناہ گننے لگ گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرشتوں کو فرمائے گا۔ میرے اس بندے کو جنت کے دروازوں پر لے جاؤ (جنت کے کئی دروازے ہے مختلف درجہ کے لوگوں کے لئے ہوں گے) اور اس بندے کو اختیار دیدیا کہ جس دروازہ میں چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔ تو دیکھو خدا تعالیٰ کے بھلانے کی صفت بھی کتنی کمال کی ہے۔ جس طرح یاد رکھنے کی صفت ایسی ہے کہ اس کا کوئی

اندازہ نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح

بھلانے کی طاقت

بھی اس میں کمال درجے کی ہے۔ ہم بھلانا چاہیں تو نہیں بھلا سکتے فکر لگتی ہے تو لگتی چلی جاتی ہے۔ جیسے مجھے بیماری میں ڈاکٹر بھی کہتے ہیں کہ بھلا دو۔ اور میں ان سے پوچھتا ہوں کہ بھلاؤں کس طرح؟ کوئی اس کی دوائی بھی ہے۔ وہ کہتے ہیں اس کی دوائی تو کوئی نہیں۔ آپ زور لگائیں لیکن اللہ تعالےٰ میں یہ طاقت ہے وہ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ ہم بعض چیزوں کو بھلا دیں گے۔ کیونکہ ہم نہیں چاہیں گے کہ وہ ہمارے سامنے آئیں گو وہ آیت ہے تو دشمنان دین کے متعلق اور کفار کے متعلق۔ مگر اس سے اتنا تو پتہ لگ گیا کہ خدا میں بھلانے کی صفت ہے۔ وہ صفت جو کافروں کے لئے ہے وہ ہمارے بھی کام آسکتی ہے۔ تو اللہ تعالےٰ خبیر ہے۔ لیکن اس میں یہ بھی طاقت ہے کہ وہ جس چیز کو چاہے بھلا دے۔ سو میں سمجھتا ہوں کہ یہ بات مومن بندے کے لئے

بڑی خوشی کا موجب

ہو جاتی ہے۔ جب وہ یہ سوچتا ہے۔ کہ میں بڑا گنہگار ہوں۔ بڑا کمزور ہوں پر میرا مالک اور میرا آقا جہاں خبیر اور علیم ہے۔ وہاں ناسی بھی ہے۔ بھول بھی جاتا ہے۔ پہلی تو نہیں بھولتا۔ مرضی ہوتی ہے۔ تو بھلا دیتا ہے۔

اللہ تعالےٰ پر تو یہ مثال چسپاں نہیں ہوتی۔ بظاہر گستاخی لگتی ہے۔ مگر ہمارے ملک والوں نے ایک مثال بنائی ہے کہتے ہیں۔ "ایہہ بے بیلا جٹ" یعنی جٹ بعض دفعہ اپنے آپ کو ایسا سادہ بناتا ہے کہ دیکھنے والا حیران ہو جاتا ہے کہ کیا واقعہ میں یہ نہیں جانتا۔ تو "بیلا جٹ" ہمارے ملک میں اسکو کہتے ہیں۔ جو جانتا تو ہے پر انجان بن جاتا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالےٰ بھی سب کچھ جانتا ہے۔ مگر وہ بعض دفعہ انجان بھی بن سکتا ہے۔ ایک قصہ مجھے ایک دفعہ کسی دوست نے سنایا کہ ایک تھانیدار نے کسی

زمیندار کی بے عزتی

کی اور وہ بہت ذلیل ہوا۔ وہ پاگل بن گیا۔ اور کئی سال پاگل بن کر پھرتا رہا۔ جب اس نے دیکھا کہ سارے ملک کو پتہ لگ گیا ہے کہ میں پاگل ہوں تو ایک دن ڈپٹی کمشنر کے ہاں چلا گیا۔ اور جا کے کہا کہ میں نے ملنا ہے وہ ڈپٹی کمشنر کچھ مذاقی طبیعت کا تھا کہنے لگا۔ بلا لو۔ یہ گیا تو ڈپٹی کمشنر نے کرسی

دی اور یہ اس پر بیٹھ گیا۔ پھر کہنے لگا صاحب تیرا جیہڑا تھانیدار ہے۔ اس دی کی تنخواہ ہوندی ہے۔ اس وقت تھانیدار کی بہت تھوڑی تنخواہ ہوا کرتی تھی۔ اس نے مثلاً کہا پچاس روپے، وہ کہنے لگا تے ایہہ جیہڑا تحصیلدار ہے۔ اس دی کی تنخواہ ہے۔ اس نے مثلاً کہہ دیا اس کی سو روپیہ ہے۔ پھر کہنے لگا "ڈپٹی دی کی تنخواہ ہے" اس نے کہا اس کی اڑھائی سو تنخواہ ہے۔ آخر میں کہنے لگا "تیری کی تنخواہ ہے" اس نے کہا میری پندرہ سو تنخواہ ہے۔ کہنے لگا کہ ایڈا جھوٹ۔ میں بے وقوف ہی سہی مینوں سودائی کہندے ہو۔ میں سودائی ہی سہی۔ پر اینی گل وی نہیں سمجھدا۔ ڈپٹی کمشنر کہنے لگا نہیں نہیں ہماری

۱۵۰۰/- پندرہ سو روپیہ تنخواہ

ہے۔ کہنے لگا۔

اوہدی پنجاہ کہندا ایں تے اوہدے گھر تے چھ مہیاں بھوریاں پیاں ہن تے بیوی دے کن ٹنڈے ہن سونے دے زیوراں نال تے گلے وچ سونے دے ہار پائے ہوئے۔ تے گھوڑیاں اپنی رکھیاں ہوئیاں نوکر اپنے رکھے ہوئے تے ایناں سامان ہے تیرے گھر تے کچھ وی نظر نہیں آندا میں کس طرح من لواں کہ پندرہ سو تنخواہ ہے۔

غرض ایسی سیدھی بات کہی کہ ڈپٹی کمشنر کے دل میں شک پیدا ہو گیا۔ اس نے اسی وقت ایک دیانتدار ڈپٹی کو بلا کر بھیجا کہ جا کے دیکھو یہ ٹھیک ہے اور اسکے گھر میں دیکھو کہ گھوڑیاں ہیں۔ بھینسیں ہیں۔ نوکر ہیں۔ اندر عورت بھیجو جو دیکھے کہ بیوی

کے پاس زیور ہے۔ اس نے آکے کہا کہ ٹھیک ہے۔ اس نے اسی دن اس تھانیدار کو ڈسمس کر دیا اور نکال دیا۔ اب دیکھو وہ پاگل بنا اور اس نے اپنا بدلہ لے لیا۔ مگر یہ تو جٹ کے متعلق کہتے ہیں۔ اللہ تو سارا کامل ہے۔ وہ تو نہ سید ہے نہ پٹھان ہے نہ مغل ہے نہ جٹ ہے مگر قرآن کہتا ہے اس میں یہ بھی صفت ہے کہ وہ جب چاہے بات کو بھلا دیتا ہے۔ اور پھر خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ

رحمتی وسعت کل شیئٍ

میری رحمت ساری چیزوں پر حاوی ہے اگر اللہ تعالےٰ کافروں کے متعلق بھلا دیگا تو مومنوں کے متعلق کیوں نہ بھلائے گا اس کی تو رحمت ہر چیز پر حاوی ہے

پس ہماری نجات کا ذریعہ یہی ہے۔ کہ خدا ہمارے خیالات کو بھلا دے ہماری کمزوریوں کو بھلا دے۔ ہمارے نقصوں کو بھلا دے اور اس وقت ایسا بن جائے کہ وہ کہدے مجھے نہیں پتہ میرے بندے نے کیا کیا ہے جیسے احادیث میں آتا ہے کہ

اعملوا ما شئتم

جاؤ جاؤ جو مرضی ہے کرو میں دیکھتا ہی نہیں میں نے آنکھیں بند کر لی ہیں۔ تو مجھے اس تلاوت سے یہ نکتہ سوجھا پہلے طبیعت گھبرائی پھر دل نے کہا کہ تیرا واسطہ اسی خدا سے نہیں جو کہ خبیر بما تعملون ہے۔ بلکہ اس خدا سے بھی ہے جو اپنے متعلق کہتا ہے کہ فنسیھم (توبہ رکوع ۹)

وہ ان کفار کو بھول گیا۔ اگر وہ ان کفار کو بھول گیا۔ تو مومن پر رحمت کرنے کے لئے جو رحمتی وسعت کل شیئٍ آیا ہے وہ کیوں نہ اس کے گناہ بھول جائے گا۔ وہ بھی کہہ دے گا۔ کہ جاؤ ہم نے آنکھیں بند کر لیں۔ مجھے پتہ تو ہے پر آج ہم ایسے انجان بن جاتے ہیں کہ گویا ہمیں کچھ پتہ نہیں۔

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کی طرف سے

مبلغین اسلام کا اعزاز

مورخہ ۸ اپریل مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کی طرف سے کریم ہوٹل گول بازار میں مکرم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب مبلغ انڈونیشیا۔ مکرم قریشی فیروز محی الدین صاحب . . . . کو خوش آمدید کہنے اور مکرم قریشی نور الحق صاحب تنویر و سید کمال یوسف صاحب کو الوداع کہنے کے لئے دعوت چائے دی گئی۔ جس میں مکرم نائب صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ بھی شامل ہوئے مکرم قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ نے ایڈریس پیش کیا۔ جس کے بعد معزز مہمانوں نے باری باری اس کا جواب دیا تقریب کے اختتام پر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب نائب صدر اول مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے دعا کروائی

ولادت

مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی کے ہاں اللہ تعالےٰ نے ۱۰ اپریل ۱۹۵۶ء کی صبح کو لڑکی عطا فرمائی ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ نومولودہ کو نیک صالحہ اور خادمہ دین بنائے۔ دینی و دنیوی ترقیات سے نوازے اور عمر دراز عطا کرے (آمین)

درخواست دعا

بندہ کی بچی کو چند یوم سے افاقہ ہو گیا تھا۔ مگر کل سے پھر مرض عود کر آئی ہے۔ وہ اسہال و بخار کی وجہ سے بہت تکلیف میں ہے۔ کمزوری بے حد ہے۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ کی خدمت میں اسکی صحت کاملہ کے لئے دوبارہ التماس ہے۔

(محمد شریف گوجرانوالہ از ربوہ)

اسلامی جمہوریہ تبلیغ الاسلام کا محکمہ قائم کرے

منقول از الجماعت کراچی

امت مسلمہ کا اہم فریضہ

اس امت مسلمہ پر ایک مخصوص اور ایسا اہم فرض عائد کیا گیا ہے۔ جو پہلی امتوں پر عائد نہیں تھا۔ وہ ہے اسلام کی تبلیغ اور اس کی طرف تمام انسانوں کو دعوت دینا۔

برادرانِ اسلام! اللہ تعالیٰ کے دین کی اشاعت اسلام کا بنیادی ستون ہے۔ قرآن کی دعوت۔ وحی الٰہی کی تبلیغ۔ دینِ قیم کے اصول کا اعلان۔ اور ایک ایک انسان پر مذہب حق کی محبت اسلام کا وہ امتیازی وصف ہے۔ جس نے امتِ مسلمہ کو ساری دنیا میں امتیاز بخشا۔ اسلام کی عمارت سے اشاعت کی اینٹ نکال دینے سے سب کچھ باقی رہ سکتا ہے۔ مگر اسلام باقی نہیں رہ سکتا۔

برادرانِ اسلام! اٹھئے حالات زمانہ کو غور سے سمجھئے۔ یہ زمانہ خاموشی سے بیٹھنے اور مرعوب ہونے کا نہیں ہے۔ بلکہ حوصلے سے آگے بڑھنے کا ہے۔ یعنی علمی اور عقلی طور سے غیر مسلموں کے سامنے اسلام کے پیش کرنے کا ہے۔ مادی طاقتوں پر سہارا کرنے سے دنیا کے بڑے لوگ ہٹ رہے ہیں۔ اب علمی۔ عقلی نظریاتی اور افکار کے پیکار کا زمانہ ہے۔ اسلام موجودہ دور میں بھی تمام مشکلات کا بہترین حل ہے۔ دنیا اللہ کے بندوں سے خالی نہیں ہے۔ اللہ کی رحمتوں کا خزانہ خالی نہیں ہوگیا۔ انسانی فطرت بھی نہیں بدلی۔ قدرت کے قوانین بھی نہیں بدلے۔ در اصل ہمارے دل بدلے ہوئے ہیں۔

انسانی فطرت جن ناقابل تسخیر خصوصیات پر مبنی ہے۔ وہ امتدادِ زمانہ اور تغیر خصوصیات پر مبنی ہے۔ وہ امتدادِ زمانہ اور تغیر کے باوجود یکساں اور غیر متبدل ہے۔ اس لئے خدا کی پیش کردہ ان غیر تبدیلی پذیر اور دائمی حقائق پر ایمان لانے کے سوا چارہ نہیں۔

آہ! آج یہ کہنا ایک رسم ہے۔ کہ اسلام ایک تبلیغی مذہب ہے۔ یہ ایک فیشن ہے۔ کہ اشاعت اسلام ہونا چاہیئے یعنی اشاعت اسلام کون کرے۔ کون اس ذمہ داری کا بوجھ اٹھائے۔ نیشنلزم کی لعنت نے مسلمانوں پر ایک اور ہی راہ کھول دی ہے۔ کہ زبان سے زیادہ سے زیادہ اسلام کا نام لو۔ اور زیادہ سے زیادہ اسلام سے بغاوت کرو۔ اسلام کا نام بھی بطور فیشن اور اشاعت کا ولولہ بھی بطور دکھاوا سیاست کا یہ انہماک کہ لندن اور نیویارک میں پراپیگنڈا کے

آفس کھل گئے۔ اور اسلام کے ساتھ یہ سلوک کہ اس کے نام سے مسلمانوں کو شرم آنے لگی۔ ان اغراض کا نتیجہ ظاہر ہے۔ کہ جس کتاب الٰہی نے انہیں اوجِ کمال پر پہنچایا تھا۔ اسی کتاب نے انہیں قعرِ مذلت میں گرا دیا

افسوس کہ اسلامی ممالک میں عیسائی مشنریوں کے لئے دروازے کھلے ہوئے ہیں۔ اور ان کی مشنری سوسائٹیاں ان ممالک کے مرتد کرنے میں مصروف و مشغول ہیں۔ یہ سزا اس جرم کی ہے۔ کہ کسی اسلامی حکومت نے اشاعتِ اسلام کا نظام قائم نہ کیا۔ اور پادریوں کو اجازت دے دی۔ کہ وہ کھلے بندوں کعبہ کے مقابل کلیسا کھڑی کردیں۔ اور ہلال کو صلیب سے چھپانے کی کوشش عمل میں لائیں۔

من از بیگانگاں ہرگز نہ نالم کہ با من
ہرچہ کرد آں آشنا کرد
بلا با کہ شد نازل ز دستِ دوستاں آید

تبلیغ اسلام میں کوتاہی

گنوا دی ہم نے جو اسلاف سے میراث پائی تھی
ثریا سے زمیں پر آسماں نے ہم کو دے مارا

افسوس کہ ہمیں خدا تعالیٰ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جو سبق دیا تھا۔ ہم اس کو بھلائے ہوئے ہیں۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مکی زندگی نے ہمیں سبق دیا تھا۔ کہ کسی نظام کے کامیاب بنانے کا پہلا قدم دعوت تبلیغ ہے۔ اس کے ذریعہ دلوں پر قبضہ کیا جا سکتا ہے۔ اور نظام کو چلانے والے قابل افراد تیار کئے جاتے ہیں۔ طاقت کے ذریعہ صرف اجسام پر قبضہ ہو سکتا ہے۔ دلوں پر نہیں ہو سکتا۔ اگر دلوں کو نظام باطل سے ہٹانا اور نظام حق کی طرف لانا چاہتے ہو۔ تو حکمت و موعظت اور مجادلۂ حسن سے دعوت و تبلیغ کا کام شروع کرنا چاہیئے۔ اس کے بعد ہی بوقت ضرورت دوسرا قدم اٹھایا جا سکتا ہے ؎

باپ کا علم نہ بیٹے کو اگر ازبر ہو
پھر پسر لائقِ میراثِ پدر کیونکر ہو

آہ! کہ دوسری قوموں نے ہم ہی سے یہ سبق سیکھ کر زبردست اسلامی حکومتوں کو برباد اور پارہ پارہ کر دیا۔ انہوں نے پہلے اسلامی ممالک میں تبلیغی مشن بھیجے۔ شروع کئے۔ مشن اسکول کھولے۔ اور جا بجا مشنری اسپتال قائم کئے۔ ان ترکیبوں سے وحدت اسلامیہ کی جگہ پر وطنیت و قومیت کا زہر پھیلانا شروع کیا۔ یعنی مصر مصریوں کے لئے اور عرب عربوں کے لئے سبق دیئے گئے۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا۔ کہ خدائے واحد کے پرستار جو ایک خلیفہ کے ساتھ وابستہ ہو کر وحدت اسلامیہ سے

سرفراز تھے۔ اب قومیت اور وطنیت کے پرستار بن گئے۔

پھر بھی اگر صرف قومیت اور وطنیت ہی پر بات ٹھہر جاتی۔ تو چنداں مضائقہ نہ تھا۔ کیونکہ اسلام قومیت صالحہ اور حفاظت خود اختیاری کے خلاف نہیں ہے۔ اور نہ چند شاہاں در اقلیمے اسلام کے خلاف ہے۔ جب تک وحدت اسلامیہ ٹکڑے ٹکڑے نہ ہوتی ہو۔ اور تمام اسلامی سلطنتیں اپنی اپنی جگہ پر اصول قرآن و سنت پر عامل و قائم ہوں۔ لیکن یہاں تو یہ کیا کہ بڑی چالاکی اور عیاری سے قومیت و وطنیت کا صور پھونکنے کے بعد کافرانہ اور متعصبانہ نظریہ کو ابھار کر مسلمانوں میں تفریق و تقسیم پیدا کی گئی۔ اور مرکز اتحاد کے ٹکڑے ٹکڑے کئے گئے۔

اور پھر مخالفین اسلام نے ان از مرکز بریدہ ریاستوں پر تحفظ حقوق کے بہانوں سے اپنی سیادت قائم کر کے ان میں اپنی یورپین تہذیب و تمدن اور معیشت و معاشرت اور تخیلات اور تصورات کو پھیلانا شروع کیا۔

بہرحال تاریخ شاہد ہے۔ کہ یورپ نے ایشیا کے جن ممالک پر اپنا قبضہ کیا ہے۔ وہاں ان کے مشنری پہلے پہنچے۔ اور فوجیں پیچھے رہیں۔ لیکن افسوس ہے کہ مسلمانوں کو اب تک ہوش بھی نہیں آیا۔

ملت اسلامیہ کا حقیقی منصب

برادرانِ اسلام! بیدار ہو کر اپنے فرضِ منصبی کو پہچانئے اور اس کا حق ادا کیجئے۔ تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک ذمہ داری کا فیصلہ ہے۔ اور وہ اٹل فیصلہ یہ ہے کہ:۔

كنتم خير امة اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنهون عن المنكر۔

(تم اسی لئے بہترین امت ہو۔ کہ تمہارا مقصد انسانوں کی بھلائی ہے۔ اور تمہارا فرض ہے۔ کہ دنیا سے برائیوں کو مٹا دو۔ اور بھلائیوں کو پھیلاؤ)

ولتكن منكم امة يدعون الى الخير ويامرون بالمعروف وينهون عن المنكر واولئك هم المفلحون۔

(تم میں سے ایک ایسی جماعت ہونی چاہیئے۔ جو لوگوں کو خیر اور بھلائی کی طرف بلاتی رہے۔ اور اچھی باتوں کا حکم کرے۔ اور بری باتوں سے روکے۔ اور ایسے ہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں)

اگر تم نے اپنے اس فرضِ منصبی کو قائم نہ کیا تو پھر دوسرا فیصلہ یہ ہے۔ کہ

ان تتولوا يستبدل قوما غيركم ثم لا يكونوا امثالكم۔

(اور اگر تم نہ مانوگے۔ تو وہ (اللہ تعا[لیٰ]) اور قوم کو سوائے تمہارے بدل دے گا۔ وہ تمہارے جیسے نہ ہوں گے)

اوپر کی آیات میں سے آیت نمبر ایک [میں] مسلمانوں کے ایک مقدس مشن سپرد ک[رنے] کا فیصلہ سنایا گیا ہے۔ تاکہ ان کی ذر[یعہ] سے مخلوقِ خدا کو فائدہ پہنچایا جائے۔

وہ مشن یہ ہے کہ وہ لوگوں کو اچھی باتو[ں کی] ہدایت کریں۔ اور بری باتوں سے روک[یں]۔ یعنی ان کو بہترین امت اسی لئے قرار [دیا] گیا ہے۔ کہ وہ امر بالمعروف اور نہی عن ا[لمنکر] کو اپنا اصلی کام اور مقصد کار سمجھیں۔ [پس] اگر وہ اس منصب سے گر گئے۔ اور اپنے فر[ض] کو بھول گئے۔ اور خود ہی اصلاح کے قابل [ہو] گئے۔ تو وہ خیر امت کے بجائے شر امت قرار پائیں گے۔ اور اس کی سزا انہیں اس [ی] دنیا میں ملے گی۔

اور آیت نمبر ۲ میں پھر اسی مشن [کی تفصیل] پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ یعنی مسلمان ا[س] لئے نہیں آئے۔ کہ دوسری اقوام میں ایک قوم کا اضافہ کریں۔ بلکہ اس لئے آئے ہ[یں] کہ وہ دنیا کے قائد بنیں۔ اور اصلاح کا کام اپنے ہاتھ میں لیں۔ ان میں ایک جماعت ایسی ضرور ہونی چاہیئے۔ جو خیر کی طرف دعوت دیتی رہے۔ اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فریضہ پر بالالتزام لگی رہے۔ یعنی مسلمانوں کو داعی بننا چاہیئے۔ دفاعی پوزیشن اختیار نہ کرنی چاہیئے۔

(الجماعت کراچی مورخہ ۳۱ مارچ ۵۶ء)

مجالس خدام الاحمدیہ آگاہ رہیں

الطاف خاں صاحب انسپکٹر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے متعلق مجالس کی طرف سے یہ شکایات موصول ہوئی ہیں۔ کہ انہوں نے بعض مجالس میں خدا تعالیٰ کی ہستی کا ہی انکار کیا۔ اور ایسے ہی صادق و مصدوق رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق گستاخانہ الفاظ استعمال کئے ہیں۔ ایسے ہی حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے متعلق خارجیوں سے عقائد کا اظہار کیا ہے۔ تحقیق پر یہ تمام شکایات درست ثابت ہوئی ہیں۔ لہٰذا اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ مجالس متنبہ رہیں۔ ان سے ہمارا کوئی تعلق نہیں۔ ان کا معاملہ نظارت امور عامہ کے سپرد کیا جا رہا ہے۔ جو شخص بھی اسلام یا احمدیت کے بنیادی اصول و عقائد کے خلاف کچھ بھی حرف گیری کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ہمارا کوئی تعلق نہیں رہ سکتا۔ (نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ایک نہایت مبارک تحریک

(از مکرم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب نائب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

۱۹۵۴ء اور ۱۹۵۵ء کے سیلابوں نے خدام الاحمدیہ کے لئے خدمت خلق کے نئے راستے کھول دئیے ہیں ہر جگہ اور ہر علاقہ میں دیسی انجمنیں اور دیسی سوسائٹیاں کام کرتی ہیں جن کا نصب العین صرف خدمت خلق ہوتا ہے اور جن علاقوں میں یہ تنظیمیں نہیں ہوتیں وہاں رحم اور ہمدردی کا جذبہ ایک دوسرے کی مدد کے لئے آگے آنے کا محرک ہوتا ہے اس وقت تک اس قسم کی انجمنوں کا کام صرف یہی ہوتا تھا کہ ایسے مصیبت کے دنوں میں ایک دو وقت کا کھانا دے دیا یا حسب توفیق کپڑوں سے مدد کر دی لیکن اس صورت میں مستقل کام نہیں ہو سکتا تھا نہ مصیبت زدگان ہی اس کی طاقت رکھتے تھے کہ وہ اپنی رہائش اور سر چھپانے کے لئے جگہ بنا سکیں نہ انفرادی طور پر یہ مدد ہو سکتی تھی۔

۱۹۵۵ء کے سیلاب کے معاً بعد مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے یہ تحریک جاری کی گئی کہ سیلاب زدگان کے لئے [illegible]
[illegible] خدام الاحمدیہ خود مکان تعمیر کریں۔ یہ ظاہر ہے کہ ہر خادم معمار تو نہیں ہوتا لیکن کم از کم مزدور ضرور ہوتا ہے۔ چنانچہ ابتداءً اس تحریک کا آغاز لاہور میں کیا گیا اور غریب سیلاب زدگان کے خدام الاحمدیہ نے مکانات کی تعمیر شروع کر دی۔ معماروں نے اپنے فن کا مظاہرہ کیا اور دوسرے تعلیم یافتہ خدام نے خدمت خلق کے جذبہ کی صحیح رنگ میں نمائش کی اور دیکھنے والوں نے دیکھا کہ جو کام محض رضاء الٰہی کے لئے کیا جائے وہ اپنے اندر کس قدر برکت رکھتا ہے۔ یہاں نہ تو کام ٹھیکہ پر ہوتا تھا اور نہ روزانہ مزدوری ملنے کے خیال سے وقت کا سوال تھا۔ معمار اور مزدور اپنے گھروں سے کھانا کھا کر آتے تھے اور وقت کا لحاظ کئے بغیر کام پر ڈٹ جاتے تھے اور یہی جوش تھا جس نے دنوں کا کام گھنٹوں میں ختم کرا دیا۔ یہ کوٹ پتلون پہنے ہوئے معمار اور مزدور جس طرح دوڑ دوڑ کر کام کرتے تھے دیکھنے والے اس سے متأثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکے۔ اس طرح چند دنوں کے اندر اندر خدام نے ایک چوبیس؟ ونڈ مکانات اس قابل تیار کر دئیے کہ مکین عزت کے ساتھ اس میں سر چھپا کر بیٹھ سکیں اور اس ساری محنت کا معاوضہ صرف وہ دعائیں تھیں جو غرباء کے دل کی گہرائیوں سے ان کے حق میں نکل رہی تھیں اور وہ کہہ رہے تھے کہ اگر یہ لوگ کافر ہیں تو پھر ہمیں یہ کافر ہی اچھے ہیں۔

یہ ایک ایسا کام ہے جس میں دوسری تنظیموں کے مقابلے میں خدام الاحمدیہ کو خاص امتیاز حاصل ہے۔ دوسری تنظیمیں خدمت خلق کا مظاہرہ اپنی شہرت کے لئے کرتی ہیں اور سیاسی اغراض کے مدنظر کرتی ہیں۔ مگر خدام الاحمدیہ کے نوجوان یہ خدمت محض رضاء الٰہی کے حصول کے لئے بجا لاتے ہیں۔ پس ہمارا مقصد بھی دوسروں سے بہت بلند ہے اور ہمارے نتائج بھی دوسروں سے بہت اعلیٰ ہیں۔ ہمیں اس طریق کو زیادہ وسیع کرنا چاہیئے۔

خدا تعالیٰ سے ہماری دعا ہے کہ وہ اپنی مخلوق کو ان مصیبتوں سے محفوظ رکھے۔ لیکن وہ بے نیاز ہے اور بسا اوقات محض ہمارے دعووں کے امتحانات کے لئے ہی وہ ہمیں ابتلاؤں سے گذارنا چاہتا ہے تا دنیا یہ بھی دیکھ لے کہ کن کے دعوے صرف زبانی ہیں اور کن کا کردار ان کی زبان کی تائید کرتا ہے۔ اور پھر وہ محض اپنے فضل کے ساتھ ہماری ان حقیر قربانیوں اور جدوجہد کو نواز کر ان کے عظیم الشان نتائج پیدا کرے۔ کیونکہ حقیقت میں سب کچھ خدا تعالیٰ نے ہی کرنا ہے۔ ہم تو صرف ظاہری طور پر آلہ کی طرح ہیں۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی ۱۹۵۵ء کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر خدام الاحمدیہ کی اس خدمت پر خوشنودی کا اظہار فرماتے ہوئے اس کام کو زیادہ منظم رنگ میں کرنے کی ہدایت فرمائی تھی اور حقیقت بھی یہی ہے کہ اگر ہم یہ کام کرنا چاہتے ہیں تو پھر ہمیں اس کے لئے تیاری بھی کرنی چاہیئے۔ ہر مجلس میں ایسے خدام موجود ہوں جو معماری اور نجاری کا کام جانتے ہوں مزدور خدام تو مل ہی جائیں گے مگر فن کو جاننے والا ہونا چاہیئے۔ تا جو کام بھی ہمارا ہو وہ ہر لحاظ سے نہایت عمدہ اور مفید ہو۔

"اس لئے میں جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کو تحریک کرتا ہوں کہ وہ اپنے ہاں چند خدام کو اس کی تربیت دلائیں۔ وہ ماہر فن لوگوں کے ساتھ ایک ایک۔ دو دو خدام کو لگا دیں جو روزانہ تھوڑا تھوڑا وقت دے کر یہ کام سیکھ لیں تا جب بھی کوئی موقع آئے وہ بشرح صدر خدمت کے لئے آگے آ سکیں"

جملہ قائدین خدام الاحمدیہ اس بارہ میں انتظام کر کے اطلاع دیں کہ انہوں نے کتنے کتنے خدام کو معماری اور نجاری سیکھنے کے لئے مقرر کیا ہے اور ہر ماہ اپنی ماہانہ رپورٹوں میں ان کی ترقی کی رفتار کا جائزہ لیا جائے۔

ایسے علاقے جنہیں سیلاب آنے کا عموماً خطرہ رہتا ہے اور جو دریاؤں کے قریب ہیں خاص طور پر اس تحریک کے مخاطب ہیں۔

میں امید کرتا ہوں کہ جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کے عہدیداران اس نہایت مبارک تحریک کو کامیاب بنانے کی طرف پوری توجہ دیں گے اور مرکز کو ایسے اعداد و شمار مہیا فرمائیں گے جس سے یہ معلوم ہو سکے کہ کسی مصیبت کے وقت وہاں کس طرح اور کس قسم کی مدد دی جا سکتی ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ سب احباب کو اس نیک تحریک میں حصہ لینے کی توفیق دے تا آپ جہاں ایک ہنر سیکھ کر اپنی آمد کے بڑھانے والے ہوں وہاں آپ مخلوق خدا کی خدمت کرنے کے لئے اپنے آپ کو ہر وقت تیار اور مستعد پا سکیں۔ آمین

(خاکسار مرزا منور احمد)
نائب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

اعانت الفضل

ہمشیرہ احمد صاحب ابن کرنل محمد عطاء اللہ صاحب نے سینئر کیمبرج کا امتحان اعلیٰ نمبروں پر پاس کیا ہے اور کچھ مضامین میں ستر فیصدی سے زیادہ نمبر حاصل کئے ہیں۔ انہوں نے اس خوشی میں اپنے جیب خرچ سے مبلغ پانچ روپے اخبار الفضل کو بطور اعانت بھجوائے ہیں جزاھم اللہ
ان کی طرف سے کسی مستحق کے نام ایک سال کیلئے اخبار جاری کر دیا جائے گا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ایسے نیک اور سعید بچہ کو دینی اور دنیاوی کامیابیوں سے نوازے۔ اور اپنے والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین (مینجر روزنامہ الفضل ربوہ)

ضروری اعلان

راجہ محمد نواز صاحب ساکن ڈڈوال ضلع جہلم اپنے کام سے ۲۳ مارچ سے غیر حاضر ہیں۔ انہوں نے اپنے یکم اپریل کے خط میں لکھا تھا کہ وہ آٹھ دس روز تک ربوہ آ رہے ہیں لیکن اب تک ربوہ نہیں پہنچے ان کے ذمہ سلسلہ کا بہت حساب کتاب ہے۔ جس دوست کو ان کا علم ہو وہ ان کو فوراً اطلاع دیں کہ وہ جلد از جلد ربوہ پہنچ کر رپورٹ کریں اور دفتر ہذا کو بھی مطلع کریں۔ (پرائیویٹ سیکرٹری)

درخواستہائے دعا

(۱) ہماری جماعت کے پانچ لڑکے ناصر احمد ظفر۔ محمود احمد۔ ظفر اقبال۔ غضنفر محمود اور نذیر احمد ایف۔ اے کے امتحان میں شامل ہوئے ہیں۔ ان کے علاوہ عزیز زبیر احمد بھی ایف۔ ایس سی کا امتحان دے رہا ہے۔ سب کی نمایاں کامیابی کیلئے احباب دعا فرمائیں۔ محمد ابراہیم شاد چھور ۷۸/۱۱

(۲) عاجز کے دو بچے اس سال یونیورسٹی کا امتحان دے رہے ہیں۔ نمایاں کامیابی کیلئے دوستوں کی خدمت میں دعا کیلئے درخواست ہے۔ (میجر ڈاکٹر شاہ نواز خاں)

(۳) میرا امتحان پٹوار شروع ہو رہا ہے۔ احباب جماعت میری نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ محمد خان بستی گل گھوٹو ڈیرہ غازی خان

(۴) خاکسار عرصہ ایک ہفتہ سے بعارضہ شدید درد کمر جس کی وجہ سے چلنا پھرنا دشوار ہے بیمار ہے۔ دوست بحالی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ ملک عبد الکریم اچھرہ لاہور

(۵) خاکسار امسال ایف۔ ایس۔ سی (نان میڈیکل) کا امتحان دے رہا ہے۔ جملہ احمدی احباب اور درویشان قادیان نمایاں کامیابی کیلئے دعا فرمائیں ملک مبارک احمد خان اچھرہ لاہور

(۶) خاکسار کا نمبرداری کا کیس عدالت میں دائر ہے بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے کامیابی عطا فرمائے۔ آمین
(چودھری) سردار محمد سیکرٹری امانت گھسیٹ پورہ۔ لائلپور سابق نمبردار لودھی ننگل گورداسپور

(۷) مستری محمد نذیر صاحب کا لڑکا مظفر احمد امسال ایم۔ اے ریاضی کا امتحان دینے والا ہے احباب نمایاں کامیابی کیلئے دعا فرمائیں۔ (ناظر) حمید احمد ربوہ

بر اعظم افریقہ کا سب سے بڑا بند

دریائے نیل مصر کی شہ رگ ہے مگر اس کے پانی کا ۲/۵ حصہ بیکار چلا جاتا ہے۔ اگر اس سے آبپاشی کا کام لیا جائے تو مصر کی ترقی و خوشحالی میں بہت زیادہ اضافہ ہو سکتا ہے۔ چنانچہ اسوان کے مقام پر ایک عظیم الشان بند بنانے کی تجویز زیر تکمیل ہے اور اس کے لئے ایک طرف ورلڈ بنک امریکہ اور برطانیہ مصر کو مالی و فنی امداد کے وعدے کر رہے ہیں۔ دوسری طرف سوویٹ روس۔ اسوان کا نیا بند اگر حسب اسکیم تعمیر ہو گیا تو بر اعظم افریقہ کا سب سے بڑا بند ہو گا۔ یہ بند موجودہ بند سے چند میل اوپر کی طرف بنایا جائے گا۔ اس کی لمبائی تین میل ہو گی اور اونچائی ۔۔۔ فٹ مقصد یہ ہے کہ دریا کے فاضل پانی کا ذخیرہ کر کے اسے سال بھر تک حسب ضرورت استعمال کیا جائے۔

نئے بند کا وقوع مصری سوڈانی سرحد سے دو سو میل شمال کی طرف ہو گا۔ اگرچہ اس کی تعمیر کی اسکیم نئی نہیں ہے۔ ابتداءً اس کا منصوبہ ۱۹۵۲ء میں بنایا گیا تھا۔ مگر فنی علم کی کمی سیاسی مشکلات۔ مالی دشواریوں اور تعمیری روکاوٹوں کی وجہ سے عمل کا جامہ نہیں پہن سکا۔ تعمیری مصارف کا تخمینہ ۴۰ کروڑ پونڈ ہے۔ اس میں آبپاشی اور برقابی کی دونوں اسکیمیں شامل ہیں۔ مگر آبپاشی سے جو علاقہ سیراب ہو گا وہ کچھ بہت زیادہ وسیع نہیں ہے۔ کل ملک کے رقبہ کے مقابلہ میں اس کا تناسب بہت تھوڑا ہے اور صرف ڈیلٹا۔ فیوم۔ قاہرہ اور اسوان کے درمیان دریا کے دونوں جانب کی تنگ پیٹیوں تک محدود ہے۔ اس کے علاوہ جو علاقہ ہے وہ سب بنجر ریگستان ہے

آج کل مصر کی آبادی صحت و صفائی اور طبی سہولتوں کی بناء پر تیزی سے بڑھ رہی ہے اس وقت اس کی تعداد دو کروڑ دس لاکھ ہے لیکن آبپاشی وغیرہ کے جدید انتظامات سے قابل کاشت اراضی ۶ کروڑ ۱۰ لاکھ ایکڑ ہے۔ اور اسوان کے نئے بند کی تعمیر کے بعد اس میں اور اضافہ ہو گا۔

مصر کے نقطہ نظر سے اس صورت حال میں دو مشکلات ہیں ایک قدرتی دوسری سیاسی قدرتی مشکل دریا کے پانی کے بہاؤ اور اس کی مقدار میں مسلسل تبدیلیاں نیز سالانہ سیلاب کی بے قاعدگیاں ہیں۔ یہ سیلاب کبھی بہت بڑے آتے ہیں اور کبھی بالکل نہیں آتا اور سیاسی مشکل یہ ہے کہ مصر نیل کے بہاؤ کا آخری ملک ہے اور اس کے ۱/۴ پانی سے زیادہ پر کنٹرول نہیں رکھتا۔ باقی تمام پانی سوڈان میں رہتا ہے۔ اور نیلا نیل اور سفید نیل دونوں کے مخارج یوگنڈا۔ ایلجیئن کانگو۔ ابی سینیا اور کینیا میں واقع ہیں۔

اسوان میں دریا کے پانی کے بہاؤ کی سالانہ اوسط ۸۴۰۰۰ ملین کیوبک میٹر ہے۔ اس میں سے ۱۹۲۹ء انگلو مصری معاہدہ متعلق آب نیل سوڈان کی طرف ۴۰۰۰ ملین میٹر استعمال کرنے کا حق ہے اور مصر ۴۸ ہزار ملین میٹر لیتا ہے۔ باقی پانی یا تو سمندر میں چلا جاتا ہے یا تمازت آفتاب سے بخارات ہو کر ہوا میں اڑ جاتا ہے۔ اس طرح ۳۲ کیوبک میٹر پانی کو جو ضائع ہوتا ہے محفوظ کر لیا جائے تو اس سے مصر و سوڈان دونوں کی اہم ضرورتیں پوری ہو سکتی ہیں۔ موجودہ بند جن میں ایک اسوان کا موجودہ بند بھی شامل ہے اس کی ایک قلیل مقدار سے زیادہ جمع نہیں کر سکتے۔ اس کے محفوظ کرنے کا فائدہ یہی ہے کہ ذخیرہ سے حسب ضرورت سال بھر تک پانی لیا جا سکتا ہے۔ اور خشک سالی کے زمانے میں اس سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔

جدید بند کی اسکیم کے مختلف پہلوؤں پر جو برطانوی۔ جرمن۔ مصری اور فرانسیسی انجینئر بہت کچھ کام کر چکے ہیں۔ اندازہ یہ ہے کہ اصل سکیم پر عملدر آمد میں کم سے کم دس سال لگیں گے۔ اسکیم کی فنی و عملی تفصیلات انتہائی پیچیدہ ہیں۔ کئی جگہ سنگلاخ زمین میں ۵۰ فٹ قطر کی سات سرنگیں بنانے کی ضرورت ہے تاکہ بند کی تعمیر کے زمانہ میں پانی لے جایا جا سکے۔

بند کی تکمیل کے بعد وادی نیل سے اوپر کی طرف چار سو میل کا ذخیرہ ساز حوض بھرنا شروع ہو جائے گا جس کا ۱۵۰ میل انتہائی جنوبی حصہ سوڈان کے علاقہ میں ہو گا۔ اس میں ایک لاکھ تیس ہزار کیوبک میٹر پانی آئے گا اس کی وجہ سے جو علاقے زیر آب ہو جائیں گے۔ وہ مصر و سوڈان دونوں میں ریگستان نوبیا کے بنجر و ویران علاقے ہیں۔ صرف چند دیہات ایسے ہوں گے جنہیں وہاں سے ہٹا کر دوسری جگہ آباد کرنا ہو گا۔ لیکن سوڈان کا معروف سرحدی شہر وادی حلفہ بالکل ختم ہو جائے گا۔ مصر کا خیال ہے کہ وہ اسکیم کے مالی بار کا ایک حصہ اپنے اسٹرلنگ فاضلات اور غیر ملکی قرضوں سے پورا کر دے گا۔ اسی سلسلہ میں ورلڈ بنک سے گفت و شنید جاری ہے۔ لیکن اس سے معاہدہ ہونے میں بڑی دشواریوں کا سامنا ہے۔ ورلڈ بنک کے علاوہ برطانیہ کی طرف سے بھی امداد اور قرضہ کی توقع ہے مگر سیاسی حالات اور علاقائی دفاقی تنظیم کے معاہدوں کے مسئلہ پر اختلاف پیدا ہو جانے کی وجہ سے اس میں (ص)

(ص) رکاوٹ پیدا ہونے کا امکان ہے۔ امریکہ کو بھی اسوان بند سے خاص دلچسپی ہے وہ بھی اپنے امدادی پروگرام کے حیطۂ عمل میں مصر کو شامل کرنا چاہتا ہے۔ ادھر سوویٹ روس نے بھی بند کی تعمیر کے سلسلے میں مالی و فنی امداد بہم پہنچانے کی پیش کش کی ہے ان گفتگوؤں۔ تجویزوں اور پیش کشوں سے مصر کی اسکیم کے روبہ عمل آنے کے امکان خاصے روشن ہیں۔ اگر موجودہ انقلابی حکومت کے لیڈر اس میں کامیاب ہو گئے تو یہ ان کا ایک بڑا کارنامہ اور ایسی معرکۃ الآراء تعمیری مہم ہو گی جو ہمیشہ ستائش و استحسان کی نظر سے دیکھی جائے گی۔ لیکن اس کا بہت کچھ دارومدار بین الاقوامی حالات پر ہے۔

(ماخوذ)

خان صاحب کابینہ کی توسیع اور تشکیل نو جائز اور جمہوری ہے

ضلع لائلپور کے سات ارکان اسمبلی کی طرف سے وزیر اعلےٰ کی حمایت

لائلپور ۱۲ اپریل۔ ضلع لائلپور کے سات ارکان اسمبلی نے کل ایک بیان میں مسلم لیگی حلقوں سے اپیل کی ہے کہ وہ مغربی پاکستان کابینہ کے بارے میں اپنے موقف پر نظر ثانی کریں۔ ان ممبران اسمبلی نے ڈاکٹر خانصاحب کی کابینہ کی توسیع اور تشکیل نو کو جائز اور جمہوری قرار دیا ہے۔ کیونکہ انہیں ایوان کی اکثریت کا اعتماد حاصل ہے۔

بیان دینے والے ارکان اسمبلی میں مہر محمد صادق۔ بیگم جی اے خان۔ مسٹر چوہدری افضل الدین۔ ذوالفقار شیر خان۔ حاجی عبدالواحد اور محمد اشرف لشاری شامل ہیں۔

بیان میں مزید کہا گیا ہے کہ آئین کی منظوری کے بعد ہمارے ملک کے لئے ترقی اور خوشحالی کا ایک نیا دروازہ کھل گیا ہے۔ لیکن اس وقت سب سے بڑی ضرورت اپنی صفوں میں اتحاد کرنے کی ہے۔ تاکہ مرکزی قیادت کے ہاتھ مضبوط ہوں۔ عوام کی حمایت اور پشت پناہی کے بغیر ہم اپنے داخلی اور خارجی مسائل کو مشکل ہی سے حل کر سکتے ہیں۔ یہ ایک المیہ ہے کہ ایسے وقت مسلم لیگ کے ایک حصے نے مغربی پاکستان کی وزارت سازی کے سلسلہ میں مرکزی خواہشات سے انحراف شروع کیا ہے۔

بیان کے آخر میں امید ظاہر کی گئی ہے کہ مسلم لیگ کے یہ حلقے اپنے رویہ کا جائزہ لیں گے اور اپنے موقف پر نظر ثانی کریں گے۔

سرحدوں کے تعین کا کام

بہت جلد شروع ہو جائے گا

نئی دہلی ۱۲ اپریل۔ کل یہاں پاکستان اور بھارت کی سرحدوں کی نشان بندی کے سلسلے میں دونوں ملکوں کے سرویر جنرل کی کانفرنس شروع ہوئی۔ باخبر ذرائع کے مطابق نشان بندی کا کام بہت جلد شروع کر دیا جائے گا۔

اس کانفرنس میں پاکستان کے سرویر جنرل مسٹر ایم۔ این ہاشمی اور سروے ڈیپارٹمنٹ کے پراجیکٹ افسر مسٹر زیڈ اے قریشی کے علاوہ محکمہ مال کے افسر بھی شریک ہیں۔ کل دو اجلاس ہوئے۔ صبح کا اجلاس دو گھنٹے اور شام کا اڑھائی گھنٹے تک جاری رہا۔

باخبر حلقوں نے بتایا ہے کہ ان اجلاسوں میں یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ حد بندی کا کام جلد از جلد شروع کر دیا جائے گا۔ سب سے پہلے مشرقی پنجاب اور مغربی پاکستان کی حدود کی نشان بندی ہو گی اور یہ کام شمال اور جنوب کے دو مقامات سے بیک وقت شروع کیا جائے گا۔

کراچی ۱۲ اپریل معلوم ہوا ہے کہ پاکستان اور فرانس کے درمیان عنقریب ایک نئے تجارتی معاہدے کے لئے بات چیت شروع ہو جائے گی۔ خیال ہے اس مقصد کیلئے پاکستان کا ایک تجارتی وفد پیرس جائے گا۔

عالمی بنک کا وفد کراچی میں

کراچی ۱۲ اپریل۔ عالمی بنک کا ایک وفد پاکستان میں نئی صنعتوں کے قیام میں مدد دینے اور موجودہ صنعتوں میں توسیع کے لئے کل کراچی پہنچ گیا ہے۔ یہ وفد پاکستان میں ایک نجی بینک بھی قائم کرے گا۔

میں کسی سیاسی گروہ سے مصالحت کرنے کو تیار نہیں

نواب کالاباغ چند روز تک صوبائی کابینہ میں شامل ہو جائیں گے

لاہور ۱۳ اپریل۔ وزیر اعلےٰ مغربی پاکستان ڈاکٹر خانصاحب نے کل کراچی روانہ ہونے سے پیشتر اخباری نمائندوں سے بات چیت کے دوران اعلان کیا کہ وہ کسی سیاسی گروہ سے مصالحت کرنے کو تیار نہیں ہیں کیونکہ گروہ بندی وہ لوگ کرتے ہیں جو ذاتی اغراض کے پابند ہوں۔

وزیر اعلےٰ نے کہا "میرا نصب العین یہ ہے کہ مغربی پاکستان میں منصفانہ اور غیر جانبدارانہ انتخابات کرائے جائیں۔ اگر اس سلسلہ میں کوئی بھی مجھ سے تعاون کرے گا تو مجھے خوشی ہو گی"۔

وزیر اعلےٰ کی توجہ جب لاہور کے بعض اخبارات کی ان خبروں کی جانب مبذول کرائی گئی کہ ملک امیر محمد آف کالاباغ ڈاکٹر خان کی کابینہ میں شامل ہونے سے اجتناب کر رہے ہیں۔ تو وزیر اعلےٰ نے ان خبروں کو "غیر ذمہ دارانہ" قرار دیا اور کہا کہ ملک امیر محمد آف کالاباغ چند دنوں تک صوبائی وزیر کی حیثیت سے حلف اٹھائیں گے۔ ڈاکٹر خانصاحب نے کہا "ملک امیر محمد مرکزی اسمبلی کے رکن کی حیثیت سے حلف اٹھانے کے لئے کراچی گئے ہوئے تھے اس لئے قدرے تاخیر ہو گئی ہے"۔

ڈاکٹر خان صاحب نے ان افواہوں کی بھی تردید کی کہ خان افتخار حسین خان آف ممدوٹ صوبائی کابینہ سے مستعفی ہو جائیں گے۔

(اسمبلی توڑنے کا مشورہ)

وزیر اعلیٰ ڈاکٹر خانصاحب کل صبح پشاور سے بذریعہ خیبر میل لاہور پہنچے تھے آپ نے اخباری نمائندوں سے بات چیت کے دوران میں بتایا کہ وہ اسمبلی توڑنے کے متعلق گورنر کو مشورہ دینے کے بارے میں اپنا حق صرف اسی وقت بروئے کار لائیں گے جب انہیں یقین ہو جائیگا کہ ایک یا دو ماہ کے عرصہ میں عام انتخابات کی تاریخ مقرر کرنے کا امکان روشن ہے۔

وزیر اعلےٰ نے مغربی پاکستان کے چھ ارکان کے اس مشترکہ بیان کا بھی ذکر کیا جس میں انہوں نے ڈاکٹر خانصاحب کے اسمبلی توڑنے کا مشورہ دینے کے حق کو چیلنج کیا ہے میں اسمبلی توڑنے کا مشورہ صرف عام انتخابات کرانے کے لئے دوں گا جو میرے نزدیک رائے عامہ معلوم کرنے کا واحد ذریعہ ہیں میں اپنا یہ حق صرف اس وقت بروئے کار لاؤں گا جب مجھے یقین ہو جائے گا کہ دو یا ایک ماہ تک عام انتخابات کی تاریخ مقرر کی جا سکتی ہے۔

ایسوسی ایٹڈ پریس آف پاکستان کی اطلاع کے مطابق مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کے لیڈر سردار بہادر خان نے کل کراچی میں بیان دیتے ہوئے کہا ہے کہ "آئین کے تحت کوئی طاقت عبوری اسمبلی کو توڑنے کی مجاز نہیں ہے"۔

رمضان کا چاند نظر آگیا

لاہور ۱۳ اپریل۔ ریڈیو پاکستان کی اطلاع کے مطابق کل کراچی۔ ڈھاکہ۔ لاہور۔ ملتان پشاور راولپنڈی۔ کوئٹہ اور مغربی پاکستان کے کئی دوسرے شہروں میں رمضان المبارک کا چاند نظر آگیا ہے مرکزی حکومت کے ایک اعلان کے مطابق رمضان المبارک کے دوران مرکزی حکومت کے تمام دفاتر ہفتہ کے عام دنوں میں صبح ۸ بجے سے ۲ بجے بعد دوپہر تک کھلے رہیں گے۔

بہار میں پسنجر ٹرین پر حملہ

پانچ مسافر ہلاک کر دیئے گئے

نئی دہلی ۱۳ اپریل۔ کل صبح بہار میں ... ریلوے سٹیشن کے قریب ایک مشتعل ہجوم نے ایک پسنجر ٹرین پر حملہ کر کے پانچ مسافروں کو ہلاک اور متعدد افراد کو مجروح کر دیا۔ حادثے کی اطلاع ملتے ہی پولیس موقعہ پر پہنچ گئی مزید تفاصیل کا انتظار ہے۔

متروکہ املاک کے دعاوی کا

مارچ ۵۷ء سے پہلے تصفیہ ہو جائیگا

لاہور ۱۳ اپریل۔ مرکزی وزارت بحالیات و آبادکاری کے سیکرٹری مسٹر ایم ایم خان نے کل یہاں اخباری نمائندوں اور مہاجروں کے ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے یقین دلایا کہ متروکہ املاک کے تمام دعاوی کا ۳۱ مارچ ۵۷ء سے پہلے پہلے تصفیہ کر دیا جائے گا۔

صدر نے پندرہ سو ڈگریاں تقسیم کیں

کراچی ۱۳ اپریل۔ صدر جمہوریہ میجر جنرل سکندر مرزا نے کل کراچی یونیورسٹی کے سالانہ جلسہ تقسیم اسناد میں پندرہ سو طلبہ کو ڈگریاں تقسیم کیں ان طلبہ نے ۱۹۵۴ء اور ۱۹۵۵ء میں امتحانات پاس کئے تھے۔ صدر جمہوریہ نے اس موقعہ پر طلباء سے اپیل کی کہ وہ یونیورسٹی کے زبردست تجربے سے فائدہ اٹھاتے ہوئے عالمانہ زندگی بسر کریں اور دیانتداری اور راست بازی کو اپنا شعار بنائیں آپ نے کہا کہ ملک کو ایسے نوجوانوں کی ضرورت ہے جو خدمت کے لئے آگے بڑھنے کا جذبہ رکھتے ہیں

کراچی ۱۳ اپریل ایک سرکاری رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ ۵۵ء میں پاکستانیوں نے بیرونی ممالک کا جو سفر کیا۔ اس پر چار کروڑ ۸۳ لاکھ روپے کی مالیت کا غیر ملکی زر مبادلہ صرف کرنا پڑا ہے۔

فضائی مسافروں کیلئے سحری

کراچی ۱۳ اپریل۔ پاکستان انٹرنیشنل ایر لائنز نے فیصلہ کیا ہے کہ رمضان کے مہینے میں کراچی اور ڈھاکہ کے درمیان سفر کرنے والے جو افراد روزہ رکھنا چاہیں انہیں سحری مہیا کی جائے گی

روسی مسلمانوں کی طرف سے پاکستان کے اسلامی جمہوریہ بننے کا خیر مقدم

"میں پاکستان کی ترقی اور خوشحالی کے لئے دست بدعا ہوں"۔ (قازقستان کے مفتی کا بیان)

کراچی ۱۳ اپریل۔ کل کراچی کے روسی سفارتخانے سے ایک بیان جاری کیا گیا۔ جس میں کہا گیا ہے۔ کہ پاکستان کے اسلامی جمہوریہ بننے کی خبر کا وسطی ایشیا اور قازقستان کے مسلمانوں نے زبردست خیر مقدم کیا ہے۔

بیان میں وسطی ایشیا اور قازقستان کے مذہبی بورڈ کے صدر مفتی احسان باباخان ابن عبدالمجید خان کا بیان بھی شائع کیا گیا ہے۔ جس میں انہوں نے کہا ہے کہ "پاکستان کے اسلامی جمہوریہ بننے کا اعلان پاکستانیوں کی بہت بڑی کامیابی ہے۔ لیکن ابھی انہیں اور بھی بہت کچھ کرنا ہے۔ خدا پاکستانیوں کو توفیق دے کہ وہ ان پر ان تعمیری منصوبوں سے عہدہ برآ ہو سکیں جو انہیں درپیش ہیں" مفتی صاحب نے مزید کہا "مجھے ان پاکستانی مسلمانوں سے ذاتی طور پر ملنے کا موقعہ ملا ہے جو روس آتے رہے ہیں ان سے ملاقات کی خوشگوار یاد ہمیشہ میرے ذہن میں محفوظ رہے گی۔ میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کی ترقی اور خوشحالی کے لئے دست بدعا ہوں اور میری خواہش ہے کہ اہل پاکستان قیام امن کی کوششوں میں کامیاب ہوں۔ یقیناً ... [illegible]

بخشی پر حملے کی تفاصیل

نئی دہلی ۱۳ اپریل۔ گذشتہ دنوں جموں میں بخشی غلام محمد کی کار پر حملے کی جو خبر دی گئی تھی۔ اس کی مزید تفاصیل موصول ہوئی ہیں بیان کیا جاتا ہے کہ پرجا پریشد کے کارکنوں نے بخشی غلام محمد کی کار کو اس وقت گھیر لیا۔ جبکہ وہ نیشنل کانفرنس کے دفتر جا رہے تھے۔ کار پر سوڈے کی بوتلیں پھینکی گئیں۔ لیکن بخشی بال بال بچ گئے۔ بعد میں مظاہرین نے نیشنل کانفرنس کے دفتر پر حملہ کر کے اسے آگ لگا دی۔ پولیس نے انہیں منتشر کرنے کی کوشش کی اور اس کشمکش میں بہت سے پولیس والے زخمی ہو گئے۔ آج ایک سرکاری اعلان میں صورت حال کو قابو میں بتایا گیا ہے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲